قطعات

مرزا محمودؔ سرحدی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پناہ گزین	پناہ لینے والے مہاجر	شان بیدار	مستعد ہونے کی علامت
پردہ نشین	خواتین	غلاظت	گندگی
بھنگی	سویرے۔ جھاڑ دینے والا	محتسب	احتساب کرنے والا
جاروب کش	جھاڑ دینے والا	کمیٹی	میونسپل کمیٹی

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔1

کبھی تو ان کی حسینوں سے شکل ملتی ہے   کبھی پناہ گزینوں سے شکل ملتی ہے
خدا کی شان ہے، وہ ہیں مرے وطن کے جواں   کہ جن کی پردہ نشینوں سے شکل ملتی ہے

تشریح:

مرزا محمودؔ سرحدی کا بیشتر کلام طنز پر مشتمل ہے انھوں نے کبھی لطیف اور کبھی کرخت انداز میں مختلف معشرتی مسائل کو طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ مرزا محمودؔ سرحدی اس طنزیہ و مزاحیہ قطعہ میں اپنے وطن کے جوانوں کے عجیب وغریب حُلیے کا زکر کرتے ہیں کہ میرے وطن کے نوجوان لڑکوں کی شکل حسین و جمیل لڑکیوں

سے ملتی ہے کیونکہ انھوں نے اپنا چہرہ مکمل طور پر بالوں سے صاف کیا ہوتا ہے۔ انھوں نے اپنے قطعات میں ہمارے معشرے میں موجود خرابیوں پر طنز کی ہے۔ کبھی یہ مہاجروں اور پناہ گزینوں کا حلیہ اپناتے ہیں اوریوں لگتا ہے جیسے یہ کسی اور ملک کے نوجوان ہیں اور ہمارے ملک میں آکر رہنے لگے ہیں۔ مگر افسوس اس بات کا ہے اور قدرت کی شان ہے کہ یہ اسی ملک کے نوجوان ہیں جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ ہمارے نوجوان ملک وقوم کا مستقبل اور ترقی کے ضامن ہیں مگر انھیں دیکھ کر تو لگتا ہے یہ شکل و صورت میں کسی طورپر لڑکیوں سے کم نہیں۔ اللہ کی شان دیکھیے کہ میرے وطن کے ان فیشن ایبل نوجوانوں نے مختلف طریقوں اپنے آپ کو بلکل عورتوں کی طرح بنادیا ہے اور ان کی شکل عورتوں سے ملتی جلتی ہے۔

شعر نمبر۔2

کیا بتائیں آپ کو کیا ہے ہمارا ہسپتال   انتظام ایسا کہ بس کی کلی کِھل جائے ہے
حادثاتِ اتفاقی کا بھی ہے اِک ڈاکٹر   اتفاقی طور پر مل، تو مل جائے ہے

تشریح:

اس قطعہ میں شاعر مرزا محمودؔ سرحدی نے محکمہ صحت اور اس کی کارکردگی پر طنز کی ہے کہ ہمارے آج کل کے نوجوان وضع قطع (شکل وصورت) میں کسی طور حسین لڑکیوں سے کم نہیں، ان کی حالت کہنے کے قابل نہیں یعنی ناگفتہ بہ ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ ہمارے معشرے میں بدعنوانی، سُستی اور کام چوری اس بڑھ گی ہے کہ صحت جیسا حساس شعبہ بھی اس نے نہیں بچ سکا۔ مطلب یہ کہ کوئی بھی چیز موجود نہیں ہے۔ نہ ڈاکٹر ہے۔نہ دوائی ہے، نہ اسسٹنٹ ہے،اور نہ اردلی اور نہ نرس۔ جس کمرے میں شعبہ حادثاتِ اتفاقی لکھا ہوتا ہے حیرت کی بات ہے کہ وہاں پر بھی ڈاکٹر موجود نہیں ہوتا البتہ کبھی کبھی وہ نظر آتا ہے۔ اگر اتفاقی طور پر کوئی ایک ڈاکٹر مل جاے تو یہ مریض کی بہت بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ ہمارے ہسپتالوں میں

کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ہر شخص اپنی من مانی کر رہا ہے جس کے نتیجے میں بہت سی قیمتی جانیں موت کا شکار ہوجاتی ہیں۔

شعر نمبر۔3

اگر کوچوں میں بھنگی رات کو جاروب کش پاؤ   تو جانو یہ بھی ہے اک شانِ بیداری کمیٹی کی
غلاظت جس سڑک پر جا بجا بکھری ہوئی دیکھو   تو سمجھو اس طرف سے گزری ہے لاری کمیٹی کی

تشریح:

شاعر نے اس قطعہ میں میونسپل کمیٹی کی کارکردگی پر طنز کیا ہے۔ اس قطعہ میں شاعر ہمارے معشرے میں بڑھتی ہوئی کاہلی اور نااہلی پر بھرپور طنز کیا ہے اوریہاں انھوں نے محکمہ صفائی کی جانب سے قائم کردہ میونسپل کمیٹی پر طنز کے نشتر برساتے ہوے کہا کہ اگر ہم کو رات کے وقت گلی کوچوں میں کوئی خاکروب جھاڑو دیتا نظر آجاے تو اس سے یہ اندازہ کرلینا چاہیے کہ ہمارے علاقوں میں میونسپل کمیٹی اپنے فرائض بھولی نہیں۔ یہ کارستانی کمیٹی کی لاری کی ہے کیونکہ ایک تو وہ اتنی پرانی ہوچکی ہے کہ اس کے سوراخوں سے ساری غلاظت واپس سڑک پر بکھر جاتی ہے اور اوپر سے اس میں ضرورت سے زیادہ گند ڈالا جاتا ہے جس وجہ سے کوڑا کرکٹ اس کے کونوں سے گزرتا ہے اور اردگرد سڑک پر پھیل جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جو کمیٹی کچرا اُٹھانے پر مامور ہے وہ کچرا پھیلانے کا کام بھی بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ وہ شہر کو صاف نہیں بلکہ مزید گندا کر رہے ہیں۔ کیونکہ میونسپل کمیٹی کی گاڑیاں اتنی پرانی ہوچکی ہیں کہ ان کے سوراخوں سے ساری

غلاظت واپس سڑک پر بکھر جاتی ہے کیونکہ اس میں ضرورت سے زیادہ گند ڈالا جاتا ہے جس کی وجہ سے کوڑا کرکٹ اس کے کونوں سے گرتا ہے اور اِرد گرد سڑک پر پھیل جاتا ہے۔

شعر نمبر۔4

کالے چشمے بھی ایک نعمت ہیں   دھوپ میں خوب کام دیتے ہیں
جو نگاہیں ملا نہیں سکتے   رات دن اِن سے کام لیتے ہیں

تشریح:

اس قطعہ میں شاعر مرزا محمودؔ سرحدی اُن لوگوں پر طنز کرتے ہیں کہ جو کوئی منفی یا غیرقانونی کام کر کے کسی سے نظر نہیں مِلاسکتے۔ اس لیے شاعر نے بلواسطہ کالے چشموں کو موضوع سخن بناکر ایسے لوگوں پر طنز کیا ہے۔اس کے علاوہ وہ لوگ جو وعدہ پورا نہیں کرتے اور بے وفا ہوتے ہیں وہ چونکہ کسی سے آنکھ ملانے کی جرءات نہیں کرسکتے اور نہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل ہوتے ہیں۔ وہ دن اور رات ان کا استعمال کرتے ہیں تاکہ ان کی بے مروت آنکھیں کسی کو نظر نہ آیں۔ اور کالے چشمے کے فواںد بھی ہیں۔کہتے ہیں کہ کالے چشمے اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک خاص نعمت ہے کیونکہ اس کے دو فاںدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہماری آنکھوں کو دھوپ اور گرمی کی تمازت سے محفوظ رکھتے ہیں اور دوسرا یہ کہ ایسے لوگوں کے لیے یہ نہایت مفید ہیں جو اسکی منفی روّیے کے تحت دوسروں سے آنکھ نہیں ملا پاتے۔ منافق شخص کو ایسی صورتحال میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

شعر نمبر۔5

محتسب سے کہوں، تو کیا جاکر   میری مانند وہ بھی روتا ہے
پہلے ہوتا تھا دودھ میں پانی   آج پانی میں دودھ ہوتا ہے

تشریح:

اس قطعہ میں شاعر مرزا محمودؔ سرحدی ہمارے معشرے میں ملاوٹ کی بڑھتی ہوئی وبا کے بارے میں نوحہ کناں ہیں۔ کسی علاقے کا محتسب/قاضی/فوڈانسپکٹر اس کام پر مامور ہوتا ہے کہ عوامی شکایات کا ازالہ کرسکے اور گناہگار کو سزا دے۔ شاعر کہتا ہے کہ میں یہاں انصاف محتسب/قاضی/فوڈانسپکٹر کے پاس کیا شکایات لے کر جاوں کیونکہ جس معاشرتی برائی سے میں پریشان ہوں وہ خود بھی اس کے متاثرین میں شامل ہے۔ دُکھ کی بات یہ ہے کہ پہلے دودھ میں پانی کی قلت مقدار ہوتی تھی لیکن آج کل دودھ تو سارا کا سارا پانی میں ہوتا ہے یعنی پہلے دودھ میں پانی ڈالا جاتا تھا اور آج کال حالات اتنے خراب ہوگے ہیں کہ پانی میں دودھ ڈالا جاتا ہے اور شہر بھر میں کہیں بھی خالص دودھ نہیں ملتا لیکن ان ملاوٹ کرنے والوں کو روکنے والا اور ان کو سزا دینے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اب ایسی صورتحال میں انتظامیہ کیا کرسکتی ہے؟ کیونکہ وہ تو خود ملاوٹ شدہ اشیا استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ ملاوٹ کرنے والے لوگ نہ خدا سے ڈرتے ہیں اور نہ قانون ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ اس سطح پر عوام اور محتسب/قاضی/فوڈانسپکٹر ایک ہی دوراہے پر کھڑے نظر آتے ہیں۔

(اندیشہ شہر)

مشق

سوال نمبر ۱۔ شاعر کو نوجوان نسل سے کیا شکایت ہے؟

جواب: شاعر کو نوجوان نسل سے یہ شکایت ہے کہ وہ ایسے طور طریقے اپنا رہے ہیں جن سے ان میں مردانہ پن کم اور نسوانیت زیادہ اُبھر رہی ہے۔شاعر کو نوجوان نسل سے یہ شکایت ہے کہ وہ خوش لباس اور جرات مند نہیں۔ سخت جان نہیں نرم و نازک ہیں۔ تو پھر ملک وقوم کیونکر ترقی کرپایں گے۔

سوال نمبر ۲۔ اِن قطعات میں کن معشرتی برائیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

جواب: اِن قطعات میں جن معشرتی برایوں کی نشاندہی کی گی ہیں۔ وہ درج زیل ہیں۔

(الف) انتظامیہ کا ملاوٹ کرنے والوں کو کھلی چھوٹ دینا اور ملاوٹ کا بازار گرم ہونا۔

(ب) آج کی نوجوان نسل کا نسوانی وضع قطعا اختیار کرنا۔

(ج) منافق اور بدعنوان افراد کا دوسروں کے حقوق غضب کرنا اور پھر حقدار سے آنکھیں چرانا۔

(د) ہسپتال جیسے خدمت گزار ادارے کی بدنظمی اور ڈاکٹروں کی کاہلی اور فرائض منصبی کو ادا نہ کرنا۔

(ہ) میونسپل کمیٹی کے عملے کا فرائض جی چُرانا اور شہر کی صفائی کے ابتر صورتحال کی طرف توجہ نہ دینا۔

(ر) سرکاری ملازم تنخواہ تو پوری لیتے ہیں مگر اپنا کام اچھی طرح طریقے سے انجام نہ دینا۔

سوال نمبر ۳۔ مصرعے مکمل کریں۔

(الف) انتظام ایسا کہ بس-----------------

(ب) اگر کوچوں میں بھنگی رات کو--------------

(ج) کالے چشمے بھی------------------

(د) آج پانی میں------------------

جواب:

الف۔ انتظام ایسا کہ بس دل کی کلی کھل جاے ہیں۔

ب۔ اگر کوچوں میں بھنگی رات کو جاروب کش پاو۔

ج۔ کالے چشمے بھی ایک نعمت ہے۔

د۔ آج پانی میں دودھ ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

دل کی کلی کھلنا۔ نعمت۔ نگاہیں ملانا۔ محتسب۔ مانند۔

جواب:

الفاظ و تراکیب	جملوں میں استعمال
دل کی کلی کھلنا	بچے نے اپنی جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کی تو اس کی ماں کی دل کی کلی کھل گی۔
نعمت	اللہ تعالی نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔
نگاہیں ملانا	چورنے اپنی غلطی مان لی اور شرمندگی کی وجہ سے وہ مالک سے نگاہیں نہ ملاسکا۔
محتسب	محتسب اعلی نے فراڈ کرنے والے لوگوں کو پکڑکر جیل میں بند کردیا۔

مانند	بچے پھُولوں کی مانند نازک ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۵۔ قطعہ کسے کہتے ہیں؟ کسی شاعر کا قطعہ لکھیں جس میں شگفتہ پیرائے میں کسی سماجی برائی کا زکر کیا گیا ہو۔

جواب: قطعہ:

قطعہ کے لغوی معنی "ٹکرا"یا"جزو "کے ہیں۔ ایسی نظم جس میں دو یا دو سے زیادہ.بیت ہوں۔ ان کا مضمون ایک ہی ہو اور صف دو سرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوں۔ اکبر الہ آبادی کا قطع ملاحظہ کیجیے۔ جس میں بے پردگی جیسی سماجی برائی کا زکر کیا گیا ہے۔

بے پردہ نظر آیں جو کل چند ہیبیاں
اکبرؔ زیں میں غیرت قومی سے گھڑگیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑگیا

ہدایت برائے اساتذہ:

طلبہ کو اقبالؒ اور اکبرؔ کے چند قطعات لکھوایں۔